PDF-XChange Editor
Click to BUY NOW!
www.tracker-software.com

”الدنیا مزرعة الآخرة“ کا اِسنادی حکم

مفتی ابوالخیر عارف محمود
مدرسہ فاروقیہ، گلگت

بسا اوقات کچھ باتیں بہت مشہور ہوتی ہیں، بلکہ بعض دفعہ بیسیوں کتابوں میں نقل در نقل چلی آرہی ہوتی ہیں، لیکن علم وتحقیق کی دنیا میں ان کا ثبوت نہیں ہوتا، ایسے ہی ایک قول: ”دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔“ کو بھی خوب شہرت حاصل ہے، بلکہ عصری اداروں کے نصاب کی بعض کتابوں میں اسے بطور حدیث ذکر کیا گیا ہے، اگرچہ اس کا معنی صحیح ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی نسبت ثابت نہیں، جیسا کہ کبار ائمہ حدیث کی تصریحات کے ذیل میں آپ اسے ملاحظہ فرمائیں گے۔

علامہ سخاویؒ کا قول

علامہ سخاویؒ نے ”المقاصد الحسنة“ میں فرمایا:

”حديث: الدنيا مزرعة الآخرة، لم أقف عليه مع إيراد الغزالي له في الإحياء، وفي الفردوس بلا سند عن ابن عمرؓ مرفوعا: ”الدنيا قنطرة الآخرة فاعبروها، ولا تعمروها“، وفي الضعفاء للعقيلي ومكارم الأخلاق لابن لال من حديث طارق بن أشيم رفعه: ”نعمت الدار الدنيا لمن تزود منها لآخرته“، الحديث. وهو عند الحاكم في مستدركه وصححه، لكن تعقبه الذهبي بأنه منكر قال: وعبد الجبار يعني راويه لا يعرف.....“(۱)

یعنی میں ”دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔“ سے بطور حدیث باخبر نہیں، اگرچہ امام غزالیؒ نے ”إحياء العلوم“ میں اسے ذکر کیا ہے، دیلمیؒ نے فردوس میں بغیر سند کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ دنیا وآخرت کے لیے پل ہے، اس سے پار ہو جاؤ، اسے آباد کرنے نہ لگ جاؤ۔ اسی طرح امام عقیلیؒ کی ”الضعفاء“ میں اور محدث ابن لال کی ”مکارم الأخلاق“ میں ہے کہ طارق بن اشیم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ دنیا کیا ہی بہترین گھر ہے اس شخص کے لیے جو اس سے

PDF-XChange Editor Click to BUY NOW! www.tracker-software.com

آخرت کے لیے زادِراہ اختیار کرے۔ اس کو امام حاکمؒ نے اپنی ''مستدرك'' میں بھی نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے، جب کہ امام ذہبیؒ نے ''تلخیص مستدرك'' میں اس پر تعقُّب کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہ منکر روایت ہے، اس کا ایک راوی عبدالجبار مجہول ہے۔''

علامہ عراقیؒ کا قول

علامہ عراقیؒ نے ''المغني عن حمل الأسفار'' میں فرمایا:

''لم أجده بهٰذا اللفظ مرفوعاً، وروى العقيلي في ''الضعفاء'' وأبو بكر ابن لال في ''مكارم الأخلاق'' من حديث طارق بن أشيم ''نعمت الدار الدنيا لمن تزود منها لآخرته '' الحديث، وإسنادهٗ ضعيف .....''(۲)

علامہ عراقیؒ نے فرمایا کہ: ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔'' ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت مرفوعاً مجھے نہیں ملی، جب کہ طارق بن اشیم کی روایت کے بارے میں فرمایا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

ملا علی قاریؒ کا قول

ملا علی قاریؒ نے ''المصنوع في معرفة الحديث الموضوع''(۳) میں علامہ سخاویؒ کا قول نقل فرمایا: ''قال السخاوي: لم أقف عليه .....''

جب کہ ''الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة''(۴): میں پہلے علامہ سخاویؒ کا قول نقل فرمایا، پھر اس کے معنی کے صحیح ہونے کو قرآن کریم سے ثابت فرمایا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

''قال السخاويّ: لم أقف عليه مع إيراد الغزالي له في الإحياء، قلت: معناه صحيح يقتبس من قولهٖ تعالى : ''مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ....''

یعنی اس روایت کا معنی صحیح ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے مقتبس ہوتا ہے: ''جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو، ہم اس کے لیے اس کھیتی میں برکت دیں گے۔''

علامہ مقدسیؒ اور علامہ صغانیؒ کی تحقیق

علامہ ابوالفضل مقدسیؒ نے ''تذكرة الموضوعات'' میں اور علامہ صغانیؒ نے ''الموضوعات'' میں ''الدنيا مزرعة الآخرة'' کو موضوعات میں سے شمار کیا ہے۔

علامہ عجلونیؒ نے ''كشف الخفاء''(۵) میں علامہ سخاویؒ اور ملا علی قاریؒ کا قول نقل کیا ہے۔ البتہ عجلونیؒ نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ ابن عساکر نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ''دنیا کو گزرگاہ بناؤ، اسے آباد نہ کرو، دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے، بدنظری دل میں شہوت پیدا کرتی

PDF-XChange Editor Click to BUY NOW! www.tracker-software.com

ہے۔'' علامہ طاہر پٹنیؒ ''تذکرۃ الموضوعات'' میں ان الفاظ کے ساتھ مذکورہ روایت کو موضوع قرار دینے کے بعد فرماتے ہیں: ''وفي المختصر لم يوجد بهٰذا اللفظ وإنما روي " نعمت الدار الدنيا لمن تزود منها لآخرته. " مع أنهٗ ضعيف ....''

علامہ طبرانیؒ نے اس معنی کی ایک روایت ''المعجم الكبير''(۶) میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''من يتزود في الدنيا يَنْفَعه في الآخرة.''

یعنی ''جس نے دنیا میں (آخرت کے لیے) زادِراہ اختیار کرلیا تو وہ اسے آخرت میں نفع دے گا۔''

علامہ ہیثمیؒ نے ''مجمع الزوائد''(۷) میں امام طبرانیؒ کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے: ''رجاله رجال الصحيح.'' البتہ ابن ابی حاتمؒ نے ''علل الحديث''(۸) میں اپنے والد سے نقل کیا ہے:

''قال أبي هٰذا حديث باطل، إنما يروى عن قيس قوله . قلت : ممن هو ؟ قال: من هشام ابن عمار، كان هشام بأخرة يلقنونه أشياء فيلقن، فأرى هٰذا منه.''

''ابن ابی حاتمؒ کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے، اسے قیس سے نقل کیا جاتا ہے، میں نے پوچھا وہ کس سے نقل کرتا ہے؟ میرے والد نے فرمایا کہ: قیس ہشام بن عمار سے نقل کرتا ہے، ہشام کو آخری عمر میں کچھ باتوں کی تلقین کی جاتی تھی تو وہ ان کو نقل کرتے تھے، میرے خیال میں یہ بھی ان تلقین شدہ باتوں میں سے ایک ہے۔''

خلاصہ یہ نکلا کہ ''الدنيا مزرعة الآخرة'' کی یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بے سند اور من گھڑت ہے، جب کہ اس کا معنی صحیح اور قرآن سے مستفاد ہے، جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے) چناں چہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے بیان کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حوالہ جات

۱:-المقاصد الحسنة، ص:۳۵۱
۲:المغني، ج:۲، ص:۹۹۲
۳:-المصنوع في معرفة الحديث الموضوع، ص:۱۰۱
۴:-الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، ص:۱۹۹
۵: -كشف الخفاء، ج:۱، ص:۴۱۲
۶: -المعجم الكبير، ج:۲، ص:۳۰۵
۷:- مجمع الزوائد، ج:۱۰، ص:۳۱۱
۸:-علل الحديث، ج:۲، ص:۱۳۵

.....❁.....❁.....❁.....